

www.sirat-e-mustaqeem.com

مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے



پیشکش: مجلسِ افتاء (موجہ شادی)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالم، رسولِ مَحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سنت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کا چھوڑا ہوا مال ”میراث“ کہلاتا ہے اور اسے منتخب اصول و قوانین کے مطابق میت کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ میراث کی تقسیم میں دنیا کی مختلف قوموں میں مختلف طریقے رائج رہے ہیں، جیسے جاہلیتِ عرب کے لوگ عورتوں اور بچوں کو میراث کے مال سے محروم رکھتے تھے، ان میں جو زیادہ طاقت ور اور با اثر ہوتا، وہ کسی تامل کے بغیر ساری میراث سمیٹ لیتا اور کمزوروں کا حصہ چھین لیتا جبکہ برصغیر کی قومیں اور دیگر علاقوں کے

1..... البدور السافرة للسيوطی، ص ۱۳۱، الحدیث: ۳۶۶۔

لوگ عورتوں کو حصہ بالکل نہ دیتے تھے۔ یہ سب طریقے اعتدال سے دور اور عدل و انصاف کے تقاضوں کے خلاف تھے۔

تقسیم میراث اور دین اسلام کا اعزاز

دین اسلام کا یہ اعزاز ہے کہ اس نے جہاں دیگر معاملات میں افراط و تفریط کو ختم کیا وہیں ”تقسیم میراث“ کے معاملے میں بہترین طریقہ عطا فرمایا، محرموں کو حق دیا اور جابروں کو ان کی حدود میں رکھا اور ہر ایک کو اس کے مناسب حصہ عطا فرمادیا جیسے بطور خاص عورتوں اور یتیم بچوں کے حوالے سے خصوصی احکامات دیئے، عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دینے کی رسم کو باطل کرتے ہوئے قرآن مجید نے مرد و عورت میں سے ہر ایک کو اسکے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے مال وراثت میں حصہ دار قرار دیا ہے اور خاص طور پر یتیم بچوں کے مال کی حفاظت کرنے، بوقت ضرورت انہیں ان کا مال دیدینے اور ان کے مال میں ہر قسم کی خیانت سے بچنے کا نہایت تاکیدی حکم دیا، اور ان کا مال کھانے کو اپنے پیٹ میں آگ بھرنا قرار دیتے ہوئے جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا ہے جبکہ یتیم کے سر پرستوں کو تنبیہ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگر یہ انتقال کر جاتے اور اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو ان کا کیا ہوتا تو جس طرح اپنی اولاد کے بارے میں فکر مند ہوتے اسی طرح دوسروں کی یتیم اولاد کے بارے میں فکر مند ہوں اور ان کے مال کے بارے میں اللہ عز و جل سے خوف کرتے ہوئے احکام دین پر عمل کریں۔

تقسیم میراث اور فی زمانہ مسلمانوں کا حال

خوفِ خدا اور فکرِ آخرت رکھنے والے مسلمان کے لئے اوپر بیان کردہ احکامِ قرآنیہ ہی نصیحت کیلئے کافی ہیں لیکن نہایت افسوس ہے کہ مسلمانوں میں کثرت سے دیگر مالی معاملات کی طرح وراثت کی تقسیم کے حکمِ قرآنی میں بھی بڑی کوتاہیاں واقع ہو رہی ہیں، گویا میراث کی تقسیم میں جو ظلم اور افراط و تفریط دینِ اسلام سے پہلے دنیا میں پایا جاتا تھا وہی آج مختلف صورتوں میں مسلمانوں کے اندر بھی پایا جا رہا ہے، جیسے لاعلمی کی بنا پر عاق شدہ اولاد یا بیٹیوں کو وراثت نہیں دی جاتی، یونہی بہت جگہ ان بیوہ عورتوں کو شوہر کی وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے جو دوسری شادی کر لیں، جبکہ بہت سی جگہوں پر بطورِ ظلم یتیم بچوں کا مال وراثت بچا، تایا وغیرہ کے ظلم و ستم کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس سنگین صورتِ حال کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وراثت کے متعلق دیئے ہوئے احکامات پر عمل کی طرف راغب کرنے اور ان احکام کی خلاف ورزی کرنے پر عذابِ الہی سے ڈرانے کے لئے یہ اہم رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالے کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے اور اس کا مطالعہ کر کے انہیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دینِ اسلام اور احکامِ میراث

میراث کی تقسیم چونکہ ایک اہم معاملہ ہے اور اس میں ظلم و ستم، حق تلفی، مالی

بددیانتی اور آپس میں لڑائی فساد کا بہت اندیشہ ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ”میراث“ کے اکثر احکام قرآن پاک میں بڑی وضاحت سے بیان فرمائے ہیں اور ان پر عمل کرنے کو متعدد انداز میں تاکید کے ساتھ بیان فرمایا جیسے شروع میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے اور یہ حکم بیان کر کے میراث کی تقسیم کا طریقہ بیان فرمایا،

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِي كَرِهُتُمْ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثُ مَا تَرَكَ ۚ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلَا بَوَىٰهِ لَكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَرِثَةٌ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّاتِ يُوَصِّي بِهَا أَوْ دَيْنٍ (1)

ترجمہ کنز العرفان: اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے تر کے کا دو تہائی حصہ ہوگا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے تر کے سے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہوگا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ

(فوت ہونے والا) کر گیا اور قرض (کی ادائیگی)

کے بعد (ہوں گے۔)

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
 اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهِنَّ
 وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ
 فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ
 بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ بِهَا
 اَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا
 تَرَكَتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ
 وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
 فَلَهُنَّ الثُّلُثُ مِمَّا تَرَكَتُمْ
 مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُوْنَ
 بِهَا اَوْ دَيْنٍ ۚ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ
 يُؤْرَثُ كَلَلَةً اَوْ امْرَاةٌ
 وَلَهُ اَخٌ اَوْ أُخْتُ فَلِكُلِّ
 وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ
 فَاِنْ كَانُوا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ کنز العرفان: اور تمہاری بیویاں جو
 (مال) چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو
 تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ
 ہے، پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ
 میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔
 (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے)
 جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی)
 کے بعد (ہوں گے) اور اگر تمہارے اولاد
 نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے
 لئے چوتھائی حصہ ہے، پھر اگر تمہارے
 اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے
 آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے
 بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض
 (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے) اور اگر کسی
 ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو جس

فَهُمْ شُرَكَاءٌ فِي الْعَثْرِ مِنْ
 بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُؤْتَى بِهَا
 أَوْ دَيْنٍ لَا غَيْرَ مِثْلَ وَصِيَّةٍ
 مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (۱)

نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ
 چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا
 ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر
 ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر وہ (ماں
 کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ
 ہوں تو سب تہائی میں شریک ہوں گے (یہ
 دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور
 قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس
 (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ
 پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور
 اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے۔

میراث میں جو حصے مقرر کیے گئے، ان کی مقدار کی مکمل حکمت اور مصلحت
 اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہماری عقل و شعور کو اس کی گہرائی تک رسائی حاصل نہیں
 ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حصے بیان کرنے کے بعد واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ
 اَبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ
 اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً
 ترجیحہ کنز العرفان: تمہارے باپ اور
 تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں
 کون تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی

حَکِيمًا (۱)

طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ بیشک اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يُطِيعِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْهُ جَنَّتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۖ
وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ (۲)

ترجمہ کنز العرفان: یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رُسوا کن عذاب ہے۔

تقسیم میراث کی اہمیت

وراثت میں ہر وارث کو اس کا حق دینا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اس رکوع میں بیان کردہ چیزوں سے لگائیں:

(۱)..... شروع میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وراثت تقسیم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

①.....النساء: ۱۱۔

②.....النساء: ۱۳-۱۴۔

(2)..... رکوع کے آخر میں فرمایا کہ وراثت کے احکام اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں توڑنے کی اجازت نہیں۔

(3)..... جو وراثت کو کما حقہ تقسیم کر کے اطاعتِ الہی کرے گا اور حدودِ الہی کی پاسداری کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت کے باغوں میں داخل ہوگا۔

(4)..... جو وراثت میں دوسرے کا حق مارے گا اور حدودِ الہی کو توڑے گا وہ اللہ عزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نافرمان ہے۔

(5)..... ایسا شخص جہنم کی بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

(6)..... اور جو شخص وراثت کے ان احکام کو مانتا ہی نہیں اور اس وجہ سے عمل بھی نہیں کرتا وہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں جائے گا اور اس کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

میراث سے متعلق بزرگانِ دین کی احتیاطیں

اے کاش کہ مذکورہ بالا وعیدوں کو پڑھ کر ہر مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق ہی میراث کو تقسیم کرے اور ان کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کے رسوا کن عذاب میں مبتلا ہونے سے ڈرے۔ تقسیم میراث کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَہُمُ اللہُ اَلْمُبِیْن اس معاملے میں کس قدر احتیاط فرماتے تھے یہاں اس کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔

مال وراثت کا چراغ بجا دیا

مروی ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کسی قریبِ المرگ شخص کے

پاس موجود تھے رات میں جس وقت وہ فوت ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ چراغ بجھا دو کہ اب اس کے تیل میں ورثاء کا حق شامل ہو گیا ہے۔^(۱)

مالِ وراثت کی چٹائی استعمال کرنے سے منع کر دیا

حضرت عبدالرحمن بن مہدی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں کہ جب میرے چچا کا انتقال ہوا تو میرے والد بے ہوش ہو گئے، ہوش آنے پر فرمایا کہ چٹائی کو ورثاء کے ترکہ میں داخل کر دو (اور اسے اب استعمال نہ کرو کیونکہ اس میں ورثاء کا حق شامل ہو گیا ہے۔)

مالِ وراثت کی چٹائی استعمال کرنے والے کو تنبیہ

حضرت ابنِ ابی خالد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: میں حضرت ابو العباس خطاب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ساتھ تھا، آپ ایک ایسے شخص کی تعزیت کیلئے حاضر ہوئے کہ جس کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا، آپ نے گھر میں ایک چٹائی بچھی ہوئی دیکھی تو گھر کے دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اس شخص سے فرمایا: کیا تیرے علاوہ بھی کوئی وارث ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: تیرا اُس چیز پر بیٹھنا کیسا ہے جس کا تو مالک نہیں۔ تو وہ شخص (اس تنبیہ کے بعد) اُس چٹائی سے اُٹھ گیا۔^(۲)

①..... احیاء علوم الدین، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، امثلة الدرجات الاربع فی الورع وشواہدہا، ۱۲۲/۲.

②..... اتحاف السادة المتقين، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، امثلة الدرجات الاربع فی الورع وشواہدہا، ۴۸۸/۶.

میں نے اپنی اولاد کو دوسروں کا حق نہیں دیا

یہ تو کسی کے انتقال کے بعد اس کے مال سے متعلق بزرگانِ دین رَحْمَتُہُم اللہُ الْمُبِیْن کا حال تھا جبکہ اپنے مال اور اس کے ہونے والے ورثاء کے حوالے سے بزرگانِ دین رَحْمَتُہُم اللہُ الْمُبِیْن کس قدر محتاط تھے، اس کی جھلک بھی ملاحظہ ہو۔

چنانچہ مَروِی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحْمَتُہُم اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کے وقت مُسَلَّم بن عبدالملک ان کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں کیا، وہ یہ کہ آپ نے اولاد تو چھوڑی ہے لیکن ان کے لئے مال نہیں چھوڑا (کیونکہ آپ عَلَیْہِ الرِّحْمَۃ کے پاس مال تھا ہی نہیں بلکہ وہ تنگدستی کی زندگی گزار رہے تھے)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحْمَتُہُم اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: مجھے بھٹا دو۔ چنانچہ آپ کو بھٹا دیا گیا، پھر آپ نے فرمایا: تم نے جو یہ کہا کہ میں نے اپنی اولاد کے لئے مال نہیں چھوڑا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے ان کا حق مار دیا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے انہیں دوسروں کا حق نہیں دیا اور میری اولاد کی دو میں سے کوئی ایک حالت ہوگی:

(1)..... وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں گے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں کافی ہوگا کیونکہ وہ نیکوں کا والی ہے۔

(2)..... وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں گے۔ اس صورت میں مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا (کیونکہ وہ اپنے اعمال کے خود جواب دہ ہیں)۔

اپنے مال سے متعلق ایک شرعی حکم

مذکورہ بالا حکایات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص اپنے حال پر غور کر سکتا

ہے کہ اسے مال وراثت سے متعلق کس قدر احتیاط کرنے کی ضرورت ہے، یہاں اس حکایت کی مناسبت سے ایک شرعی حکم یاد رکھیں کہ اپنا تمام مال راہِ خدا میں خرچ کر دینا اور اپنے ورثاء کو محتاج چھوڑنا درست نہیں، لہذا اگر اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وصیت کرنی بھی ہو تو ایک تہائی سے کم اور زیادہ سے زیادہ ایک تہائی تک وصیت کرنے کی اجازت ہے اور بقیہ دو تہائی مال ورثاء کیلئے چھوڑا جائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّكَ اِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ“ تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔^(۱)

تقسیم میراث کے ۷ فوائد و برکات

دین اسلام نے مسلمانوں کو جو بھی احکامات اور اصول و قوانین دیئے سبھی دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائوں، برکتوں، رحمتوں اور فوائد کے حامل ہیں، یہاں اسلامی اصول و قوانین کے مطابق میراث تقسیم کرنے کے ۷ اخروی اور دُنیوی فوائد و برکات ملاحظہ ہوں:

(۱)..... شرعی احکام کے مطابق میراث تقسیم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(۲)..... میراث کے شرعی احکام پر عمل کرنے والا جنت کا حق دار ہوتا اور جہنم کے

①..... بخاری، کتاب الفرائض، باب میراث البنات، ۴/۳۱۶، الحدیث: ۶۷۳۳.

رُسوا کن عذاب سے بچ جاتا ہے اور یہ بہت بڑی اُخروی کامیابی ہے۔
 (3)..... تقسیم میراث کے اسلامی احکام پر عمل کرنے سے اگر دوسروں کو ترغیب ملے تو جو اس ترغیب کا سبب بنے اسے دوسروں کے عمل کا بھی اجر ملتا ہے۔
 (4)..... شرعی قوانین کے مطابق میراث میں ملنے والا مال حلال ہوتا ہے اور حلال مال سے کی جانے والی مالی عبادتیں قبول ہوتی ہیں اور ان کا قبول ہو جانا بہت بڑا اُخروی سرمایہ ہے۔

(5)..... شرعی اُصولوں کے مطابق میراث تقسیم کرنے سے دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے ورنہ عموماً لڑائی جھگڑے ہی ہوتے ہیں۔

(6)..... کمزور عزیز و اقارب، عورتوں اور بچوں کو وراثت سے ان کا حصہ دینا ان کی خیر خواہی کرنے کی بھی ایک صورت ہے اور مسلمان کی خیر خواہی دین کا ایک بنیادی مقصد ہے، نیز اس سے ان کی دعائیں، ہمدردی اور محبت بھی ملتی ہیں۔
 (7)..... شریعت کے مطابق میراث تقسیم کرنے والا ظالموں اور غاصبوں کی صف میں شامل ہونے، وارثوں کی دشمنی، بغض و حسد اور لوگوں کے طعن و تشنیع سے بچ جاتا ہے۔

میراث تقسیم نہ کرنے کے 7 نقصانات

جس طرح اسلامی احکام کے مطابق میراث کا مال تقسیم کرنے کے کثیر اُخروی اور دُنیوی فوائد و برکات ہیں، اسی طرح شریعت کے مطابق میراث تقسیم نہ کرنے کے دنیا و آخرت دونوں میں بہت سے نقصانات بھی ہیں، یہاں ان میں سے 7 نقصانات ملاحظہ ہوں:

(1)..... شریعت کے مطابق میراث تقسیم نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی اور اس کی حدوں کو توڑنا ہے اور ایسے شخص کے لئے قرآن مجید میں جہنم کے عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے۔

(2)..... وارث کے مال پر قبضہ جمانے والے سے قیامت کے انتہائی خوفناک دن میں ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا اور ہر حق دار کو اس کا حق ضرور دلا یا جائے گا۔

(3)..... اسلامی اصولوں کے مطابق میراث تقسیم نہ کرنا اور وارثوں کو ان کے حق سے محروم کرنا اسلامی طریقے سے ہٹنا اور کفار کے طریقے پر چلنا ہے جو ہرگز مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

(4)..... میراث کے حق داروں کا مال کھانے والا، ظالم اور کئی صورتوں میں غاصب ہے اور ایسا شخص ظلم و غصب کی بنا پر جہنم کا مستحق ہے۔

(5)..... دوسرے کی میراث پر قبضے کا مال ”مالِ حرام“ ہے، اور حرام مال سے کیا گیا صدقہ مَرُود ہے اور ایسے شخص کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

(6)..... دوسروں کی میراث کا مال کھانے سے کمزور لوگوں کی بددعائیں ملتی ہیں اور مظلوم کی بددعا بارگاہِ الہی میں مقبول ہے۔

(7)..... میراث کا مال نہ دینے سے دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں اور ایسا شخص لوگوں کی نظر میں ذلت و رسوائی کا شکار ہوتا ہے۔

مالِ وراثت کے تعلق سے ہونے والے 5 بڑے گناہ

مالِ وراثت کے حوالے سے لوگوں میں پائے جانے والے بڑے بڑے

گناہ یہ ہیں۔ اے کاش کہ ہمارا ذہن ایسا ہو جائے کہ ان گناہوں کو جانتے اور ان کی وعیدیں پڑھتے ساتھ ہی ہمارا توبہ و اجتناب کا ذہن بنتا جائے اور ہم بھی ان لوگوں کے گروہ میں شامل ہو جائیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ تَرْجِعُهُ كُنُزَ الْعِرْفَانِ: جو کان لگا کر بات فَيَسْتَمِعُونَ أَحْسَنَهُ ۖ أُولَٰئِكَ سُنْتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی

الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ وَآوَلَّيْكَ کرتے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت

هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ (۱) دی اور یہی عقلمند ہیں۔

پہلا گناہ، وصیت کے ذریعے وارثوں کو محروم کرنا

مرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے مال سے متعلق وصیت کر جائے اور اسلامی حکم کے مطابق اپنے مال کے ایک تہائی حصے تک وصیت کی اجازت ہے، مگر افسوس کہ ہمارے معاشرے میں میراث سے محروم کرنے کی یہ صورت بھی عام ہے کہ دُنیوی رنجشوں اور ناراضیوں کی بنا پر بہت سے لوگ یہ وصیت کر کے مرتے ہیں کہ میرے مال میں سے فلاں کو ایک پائی تک نہ دی جائے، حالانکہ شرعی طور پر وہ اس کے مال کا حق دار ہوتا ہے، ایسے افراد کے لئے درج ذیل دو احادیث میں بڑی عبرت ہے:

پہلی وعید، وصیت کے ذریعے وارث کو نقصان پہنچانے والا نارِ جہنم کا مستحق ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مرد و عورت ساٹھ سال (یعنی بہت لمبے عرصے) تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہیں، پھر ان کی موت کا وقت قریب آجائے اور وہ وصیت میں (کسی وارث کو) نقصان پہنچائیں، تو ان کے لئے جہنم کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔“^(۱)

دوسری وعید، اپنی وصیت میں خیانت کرنا بُرے خاتمے کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی آدمی ستر برس تک جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے پھر اپنی وصیت میں خیانت کر بیٹھتا ہے تو اس کا خاتمہ بُرے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص ستر برس تک جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے پھر اپنی وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا خاتمہ اچھے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“^(۲)

دوسرا گناہ، مستحق وارث کو اس کا حصہ نہ دینا

دوسرا بڑا گناہ یہ ہے کہ کئی صورتوں میں جہالت کی وجہ سے اور کئی جگہ غفلت کی وجہ سے اور کئی جگہ ظلم کی وجہ سے مستحق وارث کو اس کا حصہ نہیں دیا جاتا جیسے بہت سی صورتوں میں بہنوں یا بھائیوں یا نانی، دادی، دادا کا وراثت میں حصہ بن رہا ہوتا ہے لیکن لاعلمی کی وجہ سے نہیں دیا جاتا اور یونہی ماں کا حصہ بنتا ہے لیکن

①.....ترمذی، کتاب الوصایا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی الضرار فی الوصیۃ، ۴/۴، الحدیث: ۲۱۲۴.

②.....ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب الحیف فی الوصیۃ، ۳/۳۰۵، الحدیث: ۲۷۰۴.

غفلت کی وجہ سے نہیں دیا جاتا جبکہ ظُلماً نہ دینا تو واضح ہی ہے۔ ان صورتوں کے حوالے سے ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سب سے مُقَدَّم ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ ہمارا دین ہمیں کیا حکم دے رہا ہے۔

میراث سے محروم کرنے کی وعیدیں

وارث کو اس کا حصہ دینا اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت ہے جبکہ اسے محروم کر دینا کافروں کا طرزِ عمل، احکامِ الہی کی صریح خلاف ورزی اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَتَاْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا لَّبًّا ﴿۱۹﴾ ترجمہ کنزُالعرفان: اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔

اور میراث کے احکام کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يُطِيعِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْهُ جَنَّتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ

ترجمہ کنزُالعرفان: یہ اللہ کی حدیں ہیں
اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت
کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے
گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ

الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَكَ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا
وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ^(۱)

ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی
ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی
کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر
جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا
جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے
لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اور حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اکرم صَلَّی اللہُ
تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ
مِنْ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ یعنی جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹ دے گا۔^(۲)

تیسرا گناہ، دوسروں کی وراثت دبا نا مالِ حرام حاصل کرنا ہے ﴿

کسی دوسرے وارث کا مال قبضہ جمانے والے کے لئے مالِ حرام
ہے۔ حرام مال حاصل کرنا اور کھانا کبیرہ گناہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سخت
نا پسندیدہ ہے۔

﴿حرام مال حاصل کرنے اور اسے کھانے کی 4 وعیدیں﴾

احادیث میں مالِ حرام سے متعلق بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں،

①.....النساء: ۱۳-۱۴۔

②.....مشکاۃ المصابیح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، الفصل الثالث،

۵۶۷/۱، الحدیث: ۳۰۷۸۔

یہاں ان میں سے 4 احادیث ملاحظہ ہوں:

پہلی وعید، مالِ حرام سے صدقہ مقبول نہیں اور اسے چھوڑ کر مرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ بُرائی سے بُرائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے بُرائی کو مٹا دیتا ہے۔ بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔“ (1)

دوسری وعید، حرام غذا سے پلنے والے جسم پر جنت حرام ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُس جسم پر جنت حرام فرمادی ہے جو حرام غذا سے پلا بڑھا ہو۔ (2)

تیسری وعید، لقمہ حرام کھانے والے کے 40 دن کے عمل مقبول نہیں

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ

①.....مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۳۳/۲، الحدیث: ۳۶۷۲.

②.....کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الاول، ۸/۲، الجزء الرابع، الحدیث: ۹۲۵۵.

تَعَالٰی عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”اے سعد! اپنی غذا پاک کرلو! مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ ہو جاؤ گے، اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔“^(۱)

چوتھی وعید، حرام کھانے پینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دُعا لَمْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پُر اگندہ اور بدن غبار آلود ہے اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! پکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی!۔^(۲)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حرام مال حاصل کرنے سے بچنے اور حلال مال حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

چوتھا گناہ: وارث کا مال غصب کرنا

کسی کی وراثت کا حصہ دبا لینا، ناحق مال کھانے میں داخل ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

①..... معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ: محمد، ۳۴/۵، الحدیث: ۶۴۹۵.

②..... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب... الخ، ص ۵۰۶،

الحدیث: ۶۵ (۱۰۱۵).

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَاْكُلُوا تَرْجُمَةً كُنْتُمُ الْعُورَانَ: اے ایمان والو! اموالکم بئینکم بالباطل^(۱) باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔

اور جب کوئی وارث مال وراثت سے اپنے حصہ پر قبضہ کر لے پھر دوسرا وارث اس کے حصے کو چھین لے تو یہ کسی مسلمان کا مال ناحق غصب کرنا ہے۔

مسلمان کا مال ناحق غصب کرنے کی 3 وعیدیں

احادیث میں مسلمان کا مال ناحق غصب کرنے پر بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، یہاں ان میں سے تین احادیث ملاحظہ ہوں:

پہلی وعید، غاصب کو بروز قیامت سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے بالشت کے برابر زمین ناحق لی تو قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔“^(۲)

دوسری وعید، غاصب کے فرائض و نوافل مقبول نہیں

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو زمین کے کسی ٹکڑے پر ناجائز طریقے سے قابض ہوا تو اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔“^(۳)

①.....النساء: ۲۹۔

②.....بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، ۳۷۷/۲، الحدیث: ۳۱۹۸۔

③.....مسند ابی یعلیٰ، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ۳۱۵/۱، الحدیث: ۷۴۰۔

تیسری وعید، غاصب قیامت کے دن کوڑھی ہو کر بارگاہِ الہی میں حاضر ہوگا

حضرت اشعث بن قیس کندی سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص دوسرے کے مال پر قبضہ کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔“ (۱)

اللہ تعالیٰ اس بُرے فعل سے بھی ہماری حفاظت فرمائے، آمین۔

پانچواں گناہ: یتیم وارثوں کو ان کے حصے سے محروم کر دینا

وراثت کے مسئلے میں سنگین ترین صورتِ حال یتیم وارثوں کو ان کے حصے سے محروم کرنا اور انہیں حصہ نہ دینا ہے۔

یتیموں کا مال ناحق کھانے کی 4 وعیدیں

ایسے لوگوں کے لیے درج ذیل آیت اور 3 احادیث میں بڑی عبرت ہے، چنانچہ

پہلی وعید، بطور ظلم یتیموں کا مال کھانے والے بھڑکتی آگ میں جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ
أَيِّسَلَىٰ ظُلْمًا إِنْسِيًا يَأْكُلُونَ فِي
بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ
تَرْجُمَةُ كَذِبِ الْعُرْفَانِ: بیشک وہ لوگ جو ظلم
کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ
اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور

①.....معجم کبیر، باب فيما اعد الله من عقابه و غضبه يوم القيامة... الخ، ۱/ ۲۳۳،

الحديث: ۶۳۷.

سَعِيدًا (۱)
عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں
جائیں گے۔

دوسری وعید، مال یتیم ناحق کھانے والوں کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن ایک قوم اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائی جائے گی کہ ان کے مونہوں سے آگ نکل رہی ہوگی۔“ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ”کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہیں دیکھا،

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ
الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنْسَاءً يَأْكُلُونَ فِي
بُطُونِهِمْ نَارًا
ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم
کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں
وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے
ہیں۔“ (۲)

تیسری وعید، یتیموں کا مال ظلماً کھانے والوں کا دردناک عذاب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے معراج کی رات ایسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایسے لوگ مقرر تھے جو ان کے ہونٹوں کو پکڑتے پھر ان کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتے جو ان کے

①.....النساء: ۱۰۔

②.....الدر المنثور، النساء، تحت الآية: ۱۰، ۴۴۳/۲۔

بیچھے سے نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! (عَلَيْهِ السَّلَام)، یہ کون لوگ ہیں؟
عرض کی: ”یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے۔“ (۱)

چوتھی وعید، یتیم کا مال ناحق کھانے والا جنت اور اس کی نعمتوں سے محروم ہو جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”چار شخص ایسے ہیں جنہیں جنت میں داخل نہ کرنا اور اس کی نعمتیں نہ چکھنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے: (۱) شراب کا عادی۔ (۲) سود کھانے والا۔ (۳) ناحق یتیم کا مال کھانے والا۔ (۴) والدین کا نافرمان۔“ (۲)

یتیم کا مال کھانے سے کیا مراد ہے؟

یتیم کا مال ناحق کھانا کبیرہ گناہ اور سخت حرام ہے۔ قرآن پاک میں نہایت شدت کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا بیان کیا گیا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس میں بھی پرواہ نہیں کرتے۔ عموماً یتیم بچے اپنے تایا، چچا وغیرہ کے ظلم و ستم کا شکار ہوتے ہیں، انہیں اس حوالے سے غور کرنا چاہیے۔ یہاں ایک اور اہم مسئلے کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ یتیم کا مال کھانے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی باقاعدہ کسی بُری نیت سے کھائے تو ہی حرام ہے بلکہ کئی صورتیں ایسی ہیں کہ آدمی کو شرعی احکام کا علم

①.....تہذیب الآثار، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، ذکر من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ رَأٰی مِنْ ذَکَرَتْ مِنَ السَّمَوَاتِ، ۲/۴۲۷، الحدیث: ۷۲۵.

②.....مستدرک حاکم، کتاب البیوع، اَنَّ اَرْبٰی الرِّبَا عَرَضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، ۲/۳۳۸، الحدیث: ۲۳۰۷.

بھی نہیں ہوتا اور وہ یتیموں کا مال کھانے کے حرام فعل میں مُلَوِّث ہو جاتا ہے جیسے جب میت کے ورثاء میں کوئی یتیم ہے تو اس کے مال سے یا اس کے مال سمیت مُشترک مال سے دوسرے لوگوں کیلئے فاتحہ تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے، لہذا یہ کھانے صرف فقراء کیلئے بنائے جائیں اور صرف بالغ ورثاء کے مال سے ان کی اجازت سے تیار کئے جائیں ورنہ جو بھی جانتے ہوئے یتیم کا مال کھائے گا وہ دوزخ کی آگ کھائے گا اور قیامت میں اس کے منہ سے دھواں نکلے گا۔

مال وراثت سے متعلق پائی جانے والی 8 عمومی غفلتیں

میراث کے شرعی احکام سے لاعلمی کی بنا پر جبکہ بعض اوقات فکر آخرت کی کمی اور اسلامی احکام پر عمل کا جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے مال وراثت کے بارے میں ہمارے معاشرے میں بہت سی غفلتوں اور کوتاہیوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے، یہاں ان میں سے 8 غفلتیں ملاحظہ ہوں تاکہ مسلمان ان کی طرف توجہ کر کے اصلاح کی کوشش کر سکیں۔

پہلی غفلت، یتیم وارث کے مال سے میت کی فاتحہ، نیاز اور سوئم وغیرہ کے اخراجات کرنا

کسی شخص کا انتقال ہونے پر اُسے ثواب پہنچانے کے لئے ورثاء سوئم، دسواں، چالیسواں، فاتحہ اور نذر و نیاز کا اہتمام کرتے ہیں، یہ اچھے اور باعثِ ثواب اعمال ہیں لیکن اس میں بعض اوقات یہ غفلت برتی جاتی ہے کہ ان اُمور پر ہونے

والے اخراجات میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کئے جاتے ہیں اور اس کے وارثوں میں یتیم اور نابالغ بچے بھی ہوتے ہیں اور ان کے حصے سے بھی وہ اخراجات لئے جاتے ہیں، حالانکہ یتیموں یا دیگر نابالغ ورثاء کے حصے سے یہ کھانے پکا کر لوگوں کو کھلانا ناجائز و حرام ہے بلکہ اگر یتیم یا کوئی نابالغ وارث اجازت بھی دیدے تب بھی ان کا مال ان کاموں میں استعمال کرنا جائز نہیں لہذا نہایت ضروری ہے کہ اس طرح کے کھانے صرف بالغ ورثاء کی رضامندی سے ان کے حصے سے کئے جائیں، نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ جنازے کے بعد کا کھانا اور سوئم کا کھانا ہمارے ہاں کے عرف و رواج میں دعوتِ میت کے طور پر ہوتا ہے اور یہ کھانا صرف فقیروں کیلئے جائز ہے، مالداروں کیلئے نہیں، لہذا اگر بالغ ورثاء بھی ان کھانوں کا اہتمام کریں تو صرف فقراء کو کھلائیں۔

نوٹ: ایصالِ ثواب کے ثبوت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ“ کا مطالعہ فرمائیں۔

❁ دوسری غفلت، یتیم اور نابالغ ورثاء کے حصوں سے بے جا اخراجات کرنا

یتیم بچوں کو وراثت میں جو حصہ ملتا ہے یا اس کے علاوہ ان کی اپنی کسی جائز کمائی یا تحفہ وغیرہ کے ذریعے جو مال انہیں ملتا ہے اسے خرچ کرنے کے حوالے سے عام گھروں میں بہت سی غفلتیں اور کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، جیسے یتیم اور نابالغ

وارثوں کا حصہ جدا نہیں کرتے بلکہ سبھی کے ساتھ مشترک رکھتے ہیں اور اسی مُشترکہ مال سے صدقہ و خیرات کیا جا رہا ہوتا ہے، رشتہ داروں میں غمی خوشی کے مواقع پر لین دین چل رہا ہوتا ہے، گھر میں آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی ہو رہی ہوتی ہے، بھائی بہن کی شادی میں اور تعلیم وغیرہ میں وہی مال صرف ہو رہا ہوتا ہے۔ اس مُشترکہ مال میں یہ سب تَصَرُّفات ناجائز و حرام ہیں کیونکہ اس میں یتیم کا مال بھی شامل ہے جسے ان معاملات میں خرچ کرنا جائز نہیں، لہذا عافیت اسی میں ہے کہ یتیم اور نابالغ وارث کا حصہ جدا کر دیا جائے، اس کے بعد دیگر بالغ ورثاء باہمی رضامندی سے ان معاملات میں مالِ وراثت خرچ کریں۔ یتیم کا مال گھر کے افراد کیلئے مُشترکہ پکائے گئے کھانے اور اس سے ملتی جلتی چیزوں میں ملا لینا جائز ہے لیکن صدقہ و خیرات، مہمان نوازی اور رشتہ داریوں کے لین دین میں دینا ہرگز جائز نہیں۔

تیسری غفلت، بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے حصہ نہ دینا

ہمارے معاشرے میں بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے ان کا حصہ نہ دینا بھی عام ہوتا جا رہا ہے حالانکہ باپ کے مال میں بیٹیوں کا حق قرآن مجید کی نصِ قطععی سے ثابت ہے جسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ یاد رہے کہ لڑکیوں کو حصہ نہ دینا حرام قطععی ہے، لہذا اگر والدین نے وصیت وغیرہ کے ذریعے بیٹیوں کو ان کے حصے سے محروم کر دیا یا بیٹیوں نے بہنوں کو ان کا حصہ دینے کی بجائے سارا مال آپس میں تقسیم کر لیا، یا ان کا حصہ کسی غیر وارث کو دیدیا تو یہ ضرور ظلم ہے اور ایسے لوگوں پر توبہ کے

ساتھ ساتھ بیٹیوں اور بہنوں کو ان کا حصہ لوٹا دینا لازم ہے اور ان کا یہ عذر کرنا غلط ہے کہ لڑکی کی شادی دھوم دھام سے کر دی تھی، اس لئے وہ میراث کی حق دار نہیں ہے۔

چوتھی غفلت، بیٹیوں اور بہنوں سے وراثت کا حصہ معاف کروالینا

وراثت ایک ایسا مالی حق ہے جو لازمی طور پر وارث کی ملکیت میں آجاتا ہے، وہ اسے بہر صورت لینا ہی ہے، نہ اسے معاف کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے معاف کروایا جاسکتا ہے۔ ہمارے ہاں بعض اوقات وراثت کی حق دار عورتیں جیسے بیٹیاں اور بہنیں اپنا حصہ لینے کی بجائے معاف کر دیتی ہیں اور بعض اوقات دیگر رشتہ دار انہیں اپنا حصہ معاف کر دینے کا کہتے اور اس پر زور دیتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں غلط ہیں، معاف کرنے یا کروانے سے ان کا حصہ ختم نہیں ہوگا، مردوں پر لازم ہے کہ وہ حق دار عورتوں کو ان کا حصہ دیں اور عورتوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے حصے کو اپنے قبضے میں لیں، البتہ اگر اپنے حصہ وراثت پر قبضہ کرنے کے بعد کسی بھڑوا کر او ر زور زبردستی کے بغیر محض اپنی خوشی سے کسی دوسرے وارث کو اپنا حصہ دینا چاہیں تو اس کا اختیار انہیں حاصل ہے۔

پانچویں غفلت، بیوہ دوسری شادی کر لے تو اُسے پہلے شوہر کی میراث سے حصہ نہ دینا

جو عورت شوہر کے انتقال کے وقت اس کے نکاح یا اس کی عدت میں ہو وہ اپنے شوہر کی وارث ہے، پھر اگر چہ وہ عدت پوری ہونے کے بعد دوسری شادی کر لے جب بھی اس کا حق وراثت باقی رہتا ہے، ختم نہیں ہو جاتا۔ ہمارے ہاں

دوسری شادی کر لینے کی وجہ سے بیوہ کو اس کا حصہ نہیں دیا جاتا، یہ حکم الہی کی صریح خلاف ورزی اور ناجائز و حرام ہے اور اس سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

چھٹی غفلت، زندگی میں والدین سے جائیداد تقسیم کرنے کا جبری مطالبہ کرنا

زندگی میں ہر شخص اپنے مال اور اس میں تصرف کرنے کا مالک ہے، وہ جس کو جتنا چاہے دے سکتا ہے کیونکہ یہ دینا بطور میراث نہیں، وراثت تو مرنے کے بعد تقسیم ہوتی ہے، البتہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اولاد کے درمیان اپنی تقسیم کرنا چاہتا ہے تو سب بیٹے، بیٹیوں کو برابر برابر دینا افضل ہے اور اگر اولاد میں کوئی علم دین سیکھنے اور دینی خدمت میں مشغول ہے تو اسے دوسروں سے زیادہ دے سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں اولاد اپنے والدین کو اس بات پر مختلف طریقوں سے مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کر دیں، ان کا یہ جبری مطالبہ ناجائز ہے کیونکہ یہ والدین کی دل آزاری کا سبب ہے جو کہ ناجائز و گناہ ہے۔

ساتویں غفلت، والدین کو اولاد کی وراثت سے حصہ نہ دینا

اولاد کے انتقال کے وقت اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں زندہ ہیں تو وہ بھی اپنی اولاد کے وارث ہیں اور اس کے ترکہ سے حصہ پائیں گے۔ ہمارے ہاں بعض جگہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اولاد تو والدین کے مال میں حصہ دار ہوتی ہے لیکن والدین اولاد کے مال میں حصہ دار نہیں ہوتے، یہ بات واضح طور پر غلط اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ایک دوسری غفلت اسی صورت میں یہ ہے کہ ماں یا باپ کو وارث تو سمجھا جاتا ہے لیکن وراثت انہیں دی نہیں جاتی۔ والدین اگر

فوری مطالبہ نہ کریں تو اگرچہ انہیں فوراً دینا ضروری نہیں لیکن عموماً اس طرح کے مقامات پر نہ دینے کا نتیجہ بالآخر کُلی طور پر محروم کر دینے کی صورت میں ہی نکلتا ہے یعنی والدین کو بالکل ہی وراثت نہیں دی جاتی۔

آٹھویں غفلت، باپ کی دوسری بیوی کو حصہ نہ دینا

جب باپ کی وراثت تقسیم کی جائے تو اس میں اس کی ہر بیوی کا حصہ ہوتا ہے اگرچہ وہ اولاد کے لئے حقیقی ماں کی جگہ سوتیلی ماں ہو کیونکہ سوتیلی ماں ہونا تو اولاد کے اعتبار سے ہے، جبکہ شوہر کے اعتبار سے تو وہ اس کی بیوی ہی ہے اور بیوی کا وراثت میں حصہ ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں میراث تقسیم کرتے وقت بعض اوقات باپ کی دوسری بیویوں یعنی سوتیلی ماؤں کو حق وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے حالانکہ وہ بھی بیوی کی حیثیت سے دوسری بیوی یعنی بچوں کی حقیقی ماں کی طرح وراثت کی حق دار ہے۔

مذکورہ بالا کلام کو سامنے رکھتے ہوئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ مال ترکہ کو قرآن وحدیث کے بیان کردہ حصوں کے مطابق ان کے مُستَحَقِّین میں تقسیم کر دیں اور ترکہ کی تقسیم میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں بلکہ جس قدر جلدی ہو سکے ہر شخص کو اس کا حصہ دیدیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کر سکے، نیز میراث کی تقسیم میں تاخیر کی وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیچیدگیاں بڑھتی جاتی ہیں، نسل در نسل ترکہ تقسیم نہ کرنے سے عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ ترکہ کئی کئی پشتوں تک ایسے افراد کے تصرف واستعمال میں رہتا ہے جن کا اس پر کوئی حق نہیں ہوتا مگر

اس کے باوجود وہ اس سے نفع اٹھا رہے ہوتے ہیں جبکہ اس مال کے حقیقی مالک بے چارے نہ صرف بہت پریشان حال ہوتے ہیں بلکہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے لوگوں کے سامنے قرض وغیرہ کیلئے دستِ سوال دراز کئے ہوئے ہوتے ہیں اور شاید اسی آس میں رہتے ہیں کہ کب میراث تقسیم ہو اور ہمیں اپنا حصہ ملے۔ مگر افسوس! تقسیم کے بعد بھی ان کی امید دھری کی دھری رہ جاتی ہے کیونکہ اگر کبھی تقسیم کی نوبت آتی بھی ہے تو اس دورانہ میں مزید کئی ورثاء کے انتقال کے باعث مال ترکہ صحیح طور پر تقسیم نہیں ہو پاتا جس کے نتیجے میں بہت سے حق دار اپنے حق سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان کا مال غیر مستحق افراد کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ لہذا عافیت اسی میں ہے کہ اسلام کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق جلد از جلد میراث کا مال تقسیم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میراث سے متعلق شرعی احکامات

سوال کسی مسلمان کے انتقال کے بعد اس کے چھوڑے ہوئے مال و اسباب سے متعلق شریعت کے احکام کیا ہیں؟

جواب جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو اس کے مال و اسباب سے متعلق شریعت نے چار احکام دیئے ہیں،

(۱)..... سب سے پہلے میت کے مال سے سنت کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کی جائے۔

(2)..... پھر جو مال بچ جائے اس سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے، بیوی کا مہر ادا نہ کیا ہو تو وہ بھی قرض شمار ہوگا۔

(3)..... پھر اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اُسے قرض ادا کرنے کے بعد بچ جانے والے مال کے تیسرے حصے سے پورا کیا جائے گا، ہاں اگر سب ورثاء بالغ ہوں اور سب کے سب تیسرے حصے سے زائد مال سے وصیت پوری کرنے کی اجازت دیں تو زائد مال سے وصیت پوری کرنا جائز ہے ورنہ جتنے ورثاء اجازت دیں ان کے حصے کی بقدر وصیت پر عمل ہو سکتا ہے۔

(4)..... وصیت پوری کرنے کے بعد جو مال بچ جائے اسے شرعی حصوں کے مطابق ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔⁽¹⁾

سوال میت کے چھوڑے ہوئے مال کے وارث کون کون ہیں اور ہر وارث کا کتنا حصہ ہے؟

جواب میت کے چھوڑے ہوئے مال واسباب کے ورثاء قرآن وحدیث میں بیان کر دیئے گئے ہیں لیکن ان میں مختلف افراد کے حصے مختلف ہیں اور یونہی مختلف افراد دوسروں پر مقدم ہوتے ہیں جیسے بہن اور بیٹی کے حصے مختلف ہیں اور بیٹا پوتے پر مقدم ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا وراثت کا مستحق نہیں۔ لہذا جب وراثت کا مسئلہ پیش آئے تو علم میراث کے ماہر سنی عالم سے باقاعدہ پوچھ کر عمل کیا جائے۔

سوال اگر شوہر نے بیوی کا حق مہر ادا نہیں کیا اور شوہر کا انتقال ہو گیا تو اب

①..... بہار شریعت، حصہ ہفتم، وراثت کا بیان، ۱۱۱۱/۳-۱۱۱۲، ملخصاً۔

بیوی کا حق مہر کہاں سے ادا کیا جائے گا؟ اور اگر بیوی کا انتقال ہو گیا تو شوہر یہ حق مہر کسے ادا کرے گا؟

جواب اگر شوہر نے اپنی زندگی میں بیوی کا حق مہر ادا نہ کیا اور نہ ہی عورت نے اپنی خوشی سے مہر معاف کیا تو اس صورت میں شوہر کے ترکہ سے بیوی کا حق مہر ادا کیا جائے گا اور چونکہ حق مہر قرض ہے لہذا کفن و دفن کے اخراجات کے بعد جبکہ وصیت پوری کرنے اور ورثاء میں تقسیم سے پہلے ہی بیوی کا حق مہر ادا کیا جائے گا اور اس معاملہ میں ہمارے معاشرہ میں جو یہ طریقہ رائج ہے کہ میت پر ہاتھ رکھ کر عورت سے زبردستی مہر معاف کروایا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے، اس کی نہ تو کوئی شرعی حیثیت اور نہ ہی اس طرح معاف کرانے سے حق مہر معاف ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ اگر حق مہر ادا کرنے سے پہلے بیوی کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں حق مہر کی رقم بیوی کے تمام ورثاء کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی جس میں شوہر خود بھی حصہ دار ہوگا۔

سوال وصیت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور کتنے مال کی وصیت کرنی چاہئے؟

جواب وصیت کرنے کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر مرنے والے کے ذمہ کسی قسم کے ”حُقُوقُ اللہ“ باقی نہ ہوں تو وصیت کرنا مستحب ہے، اور اگر اس پر حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی باقی ہو جیسے اس کے ذمے کچھ نمازوں کا ادا کرنا باقی ہو، یا حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کیا ہو، یا کچھ روزے چھوڑے تھے وہ نہ رکھے ہوں، تو ایسی صورت میں واجب ہے کہ ان چیزوں کا فدیہ دینے کیلئے وصیت کرے۔ میت پر مالی حُقُوقُ

العِبَاد جیسے لوگوں کا قرضہ ہو تو اسے وصیت میں اس لئے ذکر نہیں کیا کہ وراثت کی تقسیم میں وصیت سے پہلے قرضوں کی ادائیگی کا جدا گانہ حکم موجود ہے یعنی مال چھوڑ کر مرنے والا قرضوں کی ادائیگی کی وصیت کرے یا نہ کرے بہر صورت قرض ادا کیا ہی جائے گا۔

مستحب یہ ہے کہ انسان اپنے تہائی مال سے کم میں وصیت کرے خواہ ورثاء مالدار ہوں یا فقراء، البتہ جس کے پاس مال تھوڑا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ وصیت نہ کرے جبکہ اس کے وارث موجود ہوں اور جس شخص کے پاس کثیر مال ہو وہ بھی تہائی مال سے زیادہ وصیت نہ کرے۔

سوال کیا کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز ہے جیسے کوئی شخص اپنے بیٹے کیلئے ہی وصیت کرے؟

جواب ورثاء کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں، چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں مگر یہ کہ ورثاء چاہیں۔^(۱)

البتہ اگر کسی نے اپنے وارث کیلئے وصیت کی اور دیگر ورثاء سب بالغ ہوں اور وہ اجازت بھی دیدیں تو وارث کیلئے وصیت جائز و نافذ ہو جائے گی اور اگر ورثاء میں بالغ و نابالغ سب شامل ہیں اور بعض ورثاء اجازت دیدیں تو ان اجازت دینے والوں میں سے جو بالغ ہیں صرف انہی کے حصوں میں یہ وصیت جائز و نافذ ہو جائے گی جبکہ یتیم وارث اور نابالغ وارث اور اجازت نہ دینے والے بالغ ورثاء کے حصوں

①.....دار قطنی، کتاب الفرائض والسیر وغیر ذلک، ۱۱۳/۴، الحدیث: ۴۱۰۸۔

میں یہ وصیت جائز و نافذ نہیں ہوگی۔^(۱)

سوال کیا ساس سر کے ترکہ میں داماد یا بہو کا حصہ ہوتا ہے؟

جواب ساس سر کی جائیداد میں داماد یا بہو اپنے اس رشتہ کی وجہ سے کسی طرح وارث نہیں ہاں اگر کسی اور رشتہ کے طور پر وارث بنیں تو ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہو اور دیگر مقدم ورثاء نہ ہوں تو اب یہی وارث ہوگا۔

چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: داماد یا خسر ہونا اصلاً کوئی حق وراثت ثابت نہیں کر سکتا خواہ دیگر ورثاء موجود ہوں یا نہ ہوں ہاں اگر اور رشتہ ہے تو اس کے ذریعہ سے وراثت ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہے خسر چچا ہے تو اس وجہ سے باہم وراثت ممکن ہے ایک شخص مرے اور دو وارث چھوڑے ایک دختر اور ایک بھتیجا کہ وہی اس کا داماد ہے تو داماد بوجہ برادرزادگی نصف مال پائے گا اور اگر اجنبی ہے تو کل مال دختر کو ملے گا داماد کا کچھ نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ^(۲)

سوال لے پالک بچہ اپنے پرورش کرنے والے کا وارث ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب اسلامی اعتبار سے لے پالک بچہ اپنے حقیقی والدین کا وارث ہوگا جبکہ پرورش کرنے والے کا وارث نہیں ہوگا۔ امام اہلسنت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: مُتَّكِبٌ (یعنی کسی کا منہ بولا بیٹا) ہونا شرعاً ترکہ میں کوئی استحقاق پیدا نہیں کرتا اور اگر یہ مراد ہے کہ اس صورت میں زید اپنی حقیقی والدہ یا والد کے ترکہ سے حصہ پائے گا یا نہیں، تو جواب یہ ہے کہ بے شک پائے گا (کیونکہ) کسی کا اسے اپنا بیٹا بنالینا اپنے

①..... فتاویٰ رضویہ، ۳۳۲/۲۵، ملخصاً۔

②..... فتاویٰ رضویہ، ۳۳۱/۲۶۔

حقیقی والدین کے بیٹے ہونے سے خارج نہیں کرتا۔^(۱)

سوال کیا منہ بولا بیٹا، بہن، بھائی وغیرہ بھی وارث ہوتے ہیں؟

جواب امام اہلسنت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَسٰی طَرَح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: منہ بولا بیٹا نہ ایسے شخص کا بیٹا ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے باپ سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ حقیقتوں میں تَغْيِرُ نہیں ہوتا۔ شرعی طور پر وہ اپنے باپ کا وارث ہے نہ کہ اس دوسرے شخص کا جس نے اس کو منہ بولا بیٹا بنایا ہے۔ اگر دوسرا شخص چاہے تو منہ بولے بیٹے کے حق میں وصیت کر دے تاکہ اس کا مال اس کے منہ بولے بیٹے کے ہاتھ میں آجائے اور یہ وراثت نہ ہوگی، خبردار! وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی، اور کسی کا منہ بولا بیٹا بن جانا اس کے لئے باپ کی میراث سے مائع نہیں ہوتا۔^(۲)

سوال والدین کی زندگی میں جو بیٹا یا بیٹی فوت ہو جائے، اس کا حصہ ہوگا یا نہیں؟

جواب شرعی اعتبار سے کسی شخص کے انتقال کے وقت اس کے زندہ ورثاء ہی ترکہ کے وارث قرار پاتے ہیں لہذا جو بیٹا یا بیٹی اپنے والدین کی زندگی میں ہی اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جائے تو اس کا والدین کے مال میں کوئی حصہ نہ ہوگا البتہ اگر اپنے والدین کے انتقال کے بعد اور ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے کسی وارث کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں وہ وارث ہوگا اور اس کا حصہ اس کے ورثاء کے مابین تقسیم ہوگا۔

①..... فتاویٰ رضویہ، ۸۴/۲۶، ملخصاً۔

②..... فتاویٰ رضویہ، ۱۷۹/۲۶، ملخصاً۔

سوال کیا سوتیلے بہن بھائیوں کا بھی وراثت میں حصہ ہوتا ہے؟

جواب اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ ایک طرف سے سوتیلے ہیں جیسے باپ کی طرف سے بہن بھائی ہیں جو دوسری عورت سے پیدا ہوئے جنہیں ”عَلّاتی“ کہا جاتا ہے یا صرف ماں کی طرف سے بہن بھائی ہیں جو کسی دوسرے شوہر کے ذریعے پیدا ہوئے جنہیں ”اُخیانی“ کہا جاتا ہے تو یہ اپنی شرائط کے ساتھ وراثت ہوتے ہیں جبکہ جو دونوں طرف سے سوتیلے ہوں کہ نہ باپ کی طرف سے ہوں اور نہ ماں کی طرف سے تو وہ بہن بھائی کے رشتے کے اعتبار سے وراثت نہیں ہیں۔

سوال کیا دادا کی جائیداد میں پوتے کا حصہ ہوتا ہے؟

جواب اگر کسی شخص کا انتقال ہوا اور اس کی اولاد زندہ نہیں، پوتا زندہ ہے تو یہی اپنے دادا کی جائیداد کا وارث ہوگا البتہ اگر میت کا بیٹا اور پوتا دونوں زندہ ہوں تو اب پوتا اپنے دادا کی جائیداد کا وارث نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں وارث کو چاہئے کہ اپنے حصے سے کچھ مال اسے دیدے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَنزِلُوهُمْ
وَمِنْهُمْ قَوْلُ آلِهِمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا^(۱)
ترجمہ کنزالعرفان: اور جب تقسیم کرتے
وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو
اس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان

سے اچھی بات کہو۔

اس حکم پر عمل کرنے میں مسلمانوں میں بہت سستی پائی جاتی ہے بلکہ اس

حکم کا علم ہی نہیں ہوتا البتہ یہ یاد رہے کہ نابالغ اور غیر موجود وارث کے حصہ میں سے دینے کی اجازت نہیں۔

سوال بہت سارے لوگ اپنی نافرمان اولاد کو اپنی جائیداد سے عاق کرنے کی وصیت کرتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب جو شخص کسی شرعی عذر کے بغیر اپنے ماں باپ کا جائز حکم نہ مانے یا مَعَاذَ اللہ انہیں ایذا پہنچائے وہ درحقیقت عاق اور شدید وعیدوں کا مستحق ہے اگرچہ والدین اسے عاق نہ کریں بلکہ اپنی فرط محبت سے دل میں ناراض بھی نہ ہوں جبکہ جو شخص والدین کی فرمانبرداری میں مصروف رہے لیکن والدین شرعی وجہ کے بغیر ناراض رہیں یا وہ کسی خلاف شرع بات میں اپنے والدین کا کہنا نہ مانے اور اس وجہ سے والدین ناخوش ہوں تو وہ شخص ہرگز عاق نہیں۔ حکم شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص عاق ہونے کی وجہ سے ماں باپ کے ترکہ سے محروم نہیں ہو سکتا اگرچہ والد لاکھ بار اپنے فرمانبردار، خواہ نافرمان بیٹے کو کہے کہ میں نے تجھے عاق کیا یا اپنے ترکہ سے محروم کر دیا، نہ اس کا یہ کہنا کوئی نیا اثر پیدا کر سکتا ہے نہ وہ اس بنا پر کوئی ترکہ سے محروم ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر اولاد فاسق و فاجر ہے اور گمان یہ ہے کہ انتقال کے بعد وہ اس کے مال کو بدکاری و شراب نوشی وغیرہ بُرائیوں میں خرچ کر ڈالے گی تو اس صورت میں زندگی میں فرمانبردار اولاد کو سارا مال دے کر اس پر قبضہ دلا دینا یا اس جگہ کو کسی نیک کام کیلئے وقف کر دینا جائز ہے کہ یہ حقیقت میں میراث سے محروم کرنا نہیں بلکہ اپنے مال اور اپنی کمائی کو حرام میں خرچ ہونے سے بچانا ہے۔

سوال بیوی کی موت کے بعد جہیز کا حقدار کون ہوگا؟

جواب عرف عام کے مطابق جہیز کی مالک عورت ہوتی ہے لہذا اس کے انتقال کے بعد جہیز کا سامان اس کے ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا جس میں شوہر بھی شامل ہوگا۔

سوال زندگی میں اگر کسی وارث یا غیر وارث کے نام اپنی کوئی جائیداد کرادی لیکن اس پر قبضہ نہ دلایا اور انتقال ہو گیا تو اب اس جائیداد کا مالک کون؟

جواب جائیداد کسی کے نام کرنا تحفہ ہے اور شریعت میں تحفہ کیلئے اس پر قبضہ ضروری ہے، لہذا بغیر قبضہ کئے تحفہ دینے کا عمل شرعی اعتبار سے مکمل نہیں ہوتا لہذا اگر کسی شخص نے اپنی زندگی میں اپنا کوئی مال یا جائیداد زبانی یا تحریری طور پر کسی کے نام کر دی، لیکن تحفہ لینے والے نے اس پر قبضہ نہیں کیا تو تحفہ مکمل نہ ہوگا بلکہ وہ چیز تحفہ دینے والے کی ملکیت پر ہی باقی رہے گی اور قبضہ سے پہلے اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی انتقال ہو گیا تو یہ تحفہ باطل ہو جائے گا اور تحفہ دینے والے کی موت کے بعد اسکے ورثاء میں ہی تقسیم ہوگا۔ قبضہ سے مراد کیا ہے؟ اور کس صورت میں کیسے قبضہ کیا جاتا ہے ان مسائل میں کافی تفصیل ہے اس لئے ان مسائل کے لئے کسی متمدنی دارالافتاء میں رابطہ ضرور کر لیں۔

سوال والد کے انتقال کے بعد ورثاء میں بعض افراد والد کا کاروبار سنبھالتے ہیں تو کیا سب ورثاء اس کاروبار اور اسکے نفع میں حصہ دار ہوں گے یا صرف کاروبار کرنے والے؟

جواب مال ترکہ میں تمام ورثاء بطور شرکت ملک شریک ہیں تمام ورثاء کی اجازت سے کاروبار سنبھالنے کی صورت میں ہر وارث اپنے حصہ کے مطابق کاروبار کے نفع و نقصان کا حقدار ہوگا اور اگر بعض ورثاء نے دیگر ورثاء کی اجازت کے بغیر کاروبار سنبھالا اور مزید آگے بڑھایا تو اصل مال جو کہ میت کے انتقال کے وقت کاروبار میں تھا اس میں تو ہر وارث اپنے حصہ کی مقدار کا مالک ہوگا لیکن اس مال سے حاصل ہونے والے نفع کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ اس نفع میں دیگر ورثاء شریک نہیں ہوں گے بلکہ یہ نفع صرف انہی افراد کا ہے جنہوں نے کاروبار بڑھا کر نفع حاصل کیا البتہ انکے لئے صرف اپنے حصہ کے مطابق نفع لینا حلال ہے اور دیگر ورثاء کے حصوں کے مطابق حاصل شدہ نفع انکے حق میں مالِ خبیث ہے انہیں چاہئے کہ اپنے حصوں سے زائد نفع دیگر ورثاء کو انکے حصوں کے مطابق دیں یا خیرات کریں اپنے خرچ میں نہ لائیں، یہی حکم مثنوی کہ جائیداد وغیرہ کے کرایوں کا بھی ہے۔^(۱)

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

وصیت

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کی موت وصیت پر ہو (جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے) وہ عظیم سنت پر عمل اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔

(ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب الحث علی الوصیۃ، ۳/۳۰۴، الحدیث: ۲۷۰۱)

①..... فتاویٰ رضویہ، ۱۳۱/۲۶، ملخصاً۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
17	حرام مال حاصل کرنے اور اسے کھانے کی 4 وعیدیں پہلی وعید، مال حرام سے صدقہ مقبول نہیں اور اسے چھوڑ کر مرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے	1	دُرود شریف کی فضیلت
18	دوسری وعید، حرام غذا سے نپٹنے والے جسم پر جنت حرام ہے	2	تقسیم میراث اور دین اسلام کا اعزاز
18	تیسری وعید، قلمہ حرام کھانے والے کے 40 دن کے عمل مقبول نہیں	3	تقسیم میراث اور فی زمانہ مسلمانوں کا حال
18	چوتھی وعید، حرام کھانے پینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی	3	دین اسلام اور احکام میراث
19	چوتھا گناہ، وارث کا مال غصب کرنا	7	تقسیم میراث کی اہمیت
19	مسلمان کا مال ناحق غصب کرنے کی 3 وعیدیں پہلی وعید، غاصب کو بروزی قیامت سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا	8	میراث سے متعلق بزرگان دین کی احتیاطیں
20	دوسری وعید، غاصب کے فرائض و نوافل مقبول نہیں تیسری وعید، غاصب قیامت کے دن کوڑھی ہو کر بارگاہ الہی میں حاضر ہوگا	8	مال وراثت کا چراغ بھادیا
20	پانچواں گناہ، یتیم وارثوں کو ان کے حصے سے محروم کر دینا	9	مال وراثت کی چٹائی استعمال کرنے سے منع کر دیا
21	یتیموں کا مال ناحق کھانے کی 4 وعیدیں پہلی وعید، بطور ظلم یتیموں کا مال کھانے والے بھڑکتی آگ میں جائیں گے	9	مال وراثت کی چٹائی استعمال کرنے والے کو تنبیہ
21	دوسری وعید، مال یتیم ناحق کھانے والوں کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی	10	میں نے اپنی اولاد کو دوسروں کا حق نہیں دیا
22	تیسری وعید، یتیموں کا مال ظلماً کھانے والوں کا	10	اپنے مال سے متعلق ایک شرعی حکم
		11	تقسیم میراث کے 7 فوائد و برکات
		12	میراث تقسیم نہ کرنے کے 7 نقصانات
		13	مال وراثت کے تعلق سے ہونے والے 5 بڑے گناہ
		14	پہلا گناہ، وصیت کے ذریعے وارثوں کو محروم کرنا
		14	پہلی وعید، وصیت کے ذریعے وارث کو نقصان پہنچانے والا نا جہنم کا مستحق ہے
		15	دوسری وعید، اپنی وصیت میں خیانت کرنا بڑے خاتمے کا سبب ہے
		15	دوسرا گناہ، مستحق وارث کو اس کا حصہ نہ دینا
		16	میراث سے محروم کرنے کی وعیدیں
		17	تیسرا گناہ، دوسروں کی وراثت دبا نا مال حرام حاصل کرنا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
26	حصہ نہ دینا	22	دردناک عذاب
	چوتھی غفلت، بیٹیوں اور بہنوں سے وراثت کا		چوتھی وعید، یتیم کا مال ناحق کھانے والا جنت اور
27	حصہ معاف کروالینا	23	اس کی نعمتوں سے محروم ہو جائے گا
	پانچویں غفلت، بیوہ دوسری شادی کر لے تو اسے	23	یتیم کا مال کھانے سے کیا مراد ہے؟
27	پہلے شوہر کی میراث سے حصہ نہ دینا		مال وراثت سے متعلق پائی جانے والی 8 عمومی
	چھٹی غفلت، زندگی میں والدین سے جائیداد	24	غفلتیں
28	تقسیم کرنے کا جبری مطالبہ کرنا		پہلی غفلت، یتیم وراثت کے مال سے میت کی
	ساتویں غفلت، والدین کو اولاد کی وراثت سے	24	فاتحہ، نیاز اور سوگم وغیرہ کے اخراجات کرنا
28	حصہ نہ دینا		دوسری غفلت، یتیم اور نابالغ ورثاء کے حصوں
29	آٹھویں غفلت، باپ کی دوسری بیوی کو حصہ نہ دینا	25	سے بے جا اخراجات کرنا
30	میراث سے متعلق شرعی احکامات		تیسری غفلت، بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے

ثُلُثُ مَالِ كِي وَصِيَّت

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میری بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کر دی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کتنے مال کی وصیت کی؟ میں نے عرض کیا: راہِ خدا میں اپنے کل مال کی، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا: وہ لوگ اُنْغِیَا یعنی صاحب مال ہیں، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: دسویں حصہ کی وصیت کرو۔ تو میں براہِ کرم کرتا رہا یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ثُلُثُ مَالِ كِي وَصِيَّت کرو اور ثُلُثُ مَالِ كِي وَصِيَّت بہت ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، الفصل الثانی، ۱/۵۶۶، الحدیث: ۳۰۷۲)

ماخذ و مراجع

☆ ☆ ☆	کلام الہی	قرآن مجید
مطبوعہ	مصنف / مؤلف	نام کتاب
زیر طبع	حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالصالح محمد قاسم القادری مدظلہ العالی	کنز العرفان فی ترجمۃ القرآن
دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	الدر المنثور
دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	المسند
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	صحیح البخاری
دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	صحیح مسلم
دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	امام ابویوسف محمد بن یسعیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	سنن الترمذی
دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	سنن ابن ماجہ
مدینۃ الاولیاء، مکتان	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	سنن دارقطنی
دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ	امام ابو عبد اللہ محمد حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	المستدرک علی الصحیحین
دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۴ھ	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الکبیر
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الاوسط
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد بن علی بن ہشام موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	مسند ابی یعلیٰ
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ	علامہ ولی الدین تمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	مشکاة المصابیح
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	علامہ علی بن حماد الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	کنز العمال
مطبعۃ المدنی، قاہرہ	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	تہذیب الآثار
مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	البدور السافرة
دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	احیاء علوم الدین
دار الکتب العلمیہ، بیروت	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	اتحاف السادة المتقین
رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۱۴۱۸ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن تقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	فتاویٰ رضویہ
ملکیۃ المدینۃ باب المدینۃ، ۱۴۳۵ھ	مفتی محمد اصحٰ علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	بہار شریعت

سُنّت کی جہاریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِٖ وَسَلَّم

آنحضرت ﷺ کی عظیم غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے ٹکے ٹکے مذنی ماحول میں بکثرت منتشر کیے جاتی ہیں، ہر شہر مٹ مٹ کر نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں روضائے الہی کیلئے انجمنی انجمنی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مذنی التجا ہے۔ حاجت ان رسول کے مذنی قلوبوں میں بدعت ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ گھر عید کے ذریعے مذنی انعامات کا رسالہ پڑ کر کے ہر مذنی ماہ کے اچھائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالینے، اِن شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بڑکت سے پابند ست بننے لگا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے ٹوٹنے کا زمین بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ زمین بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی قلوبوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-479-0



0125237



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net